احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ یکم - ستمبر 1999ء - 19 جمادی الاول 1420 ہجری - یکم - تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 197

خوف خدا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ میں نے حضور سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا۔

انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جس شخص کو خدا ثابت قدم رکھنا چاہے رکھتا ہے ورنہ ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

(جامع ترمذی ابواب الدعوات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

”دیکھو! یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہو گی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شئے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے جب اسے معلوم ہو کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے۔ پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے اور موت آئی۔ تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان جو عقلمند ہے اسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقع پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقعہ پر وہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جاوے تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا۔ حتی کہ اگر حکام بھی حکم دیویں تو بھی ترساں اور لرزاں جائے گا اور دل پر یہ ڈر غالب ہو گا کہ کہیں مجھ کو بھی طاعون نہ ہو جاوے اور وہ کوشش کرے گا کہ مفوضہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے۔

پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اس کے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہو گی اسی قدر خوف زیادہ ہو گا۔

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا نتیجہ خوف ہے۔ معرفت ایک ایسی شئے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادر مطلق اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرأت کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہو گا کہ معرفت نہیں۔“

(ملفوظات جلد 4 ص 95)

خلافت رابعہ کی برکات کا ایک عظیم ثمر - بیوت الحمد منصوبہ

سیدنا حضرت امام جماعت الرابع کی جاری فرمودہ بابرکت تحریکات میں سے ایک عظیم تحریک بیوت الحمد منصوبہ کا اجراء ہے۔ اس منصوبہ کے شیریں ثمرات سے جہاں بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 خاندان ہر قسم کی سہولت سے آراستہ رہائشی مکانوں کی صورت میں فیضیاب ہو رہے ہیں۔ وہاں سینکڑوں مستحقین اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت امداد برائے جزوی تعمیر کی شکل میں مستفید ہو رہے ہیں۔ کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں ابھی دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں اسی طرح ضرور تمندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث ابھی کثیر تعداد میں مستحق خاندان امداد برائے جزوی تعمیر کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس عظیم تحریک جس میں بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کے لئے حتی الامکان امداد دی جاتی ہے اس میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ تحریک کے عظیم مقاصد کی تکمیل میں ایک مکان کے پورے اخراجات (جس کا تخمینہ 5 لاکھ روپے ہے) ایک لاکھ یا اس سے زائد کا وعدہ یا حسب استطاعت کوئی بھی مالی قربانی پیش کی جا سکتی ہے جو مقامی جماعت کے نظام میں یا مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرمائیں۔

امید ہے کہ حضور انور کی اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ احباب کرام اپنی استطاعت کے مطابق شمولیت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام

سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا کی مشکلات کے ازالہ اور ان کی جلد باعزت بریت کیلئے خصوصی دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے عزیز و اقارب کو بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

دلبر مرا یہی ہے

فرخ سلطانی

نمبر 30

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

میں بخیل نہیں

حضرت جُبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین سے واپسی کے دوران ایک موقع پر کچھ اجڈ دیہاتی آپؐ کے پیچھے پڑ گئے وہ بڑے اصرار سے سوال کر رہے تھے۔ جب آپؐ انہیں دینے لگے تو انہوں نے اتنا رش کیا کہ آپؐ کو مجبوراً ایک درخت کا سہارا لینا پڑا۔ حتیٰ کہ آپؐ کی چادر چھین لی گئی۔ آپؐ نے فرمایا میری چادر مجھے واپس دے دو۔ پھر کیکروں کے بہت بڑے جنگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔ اگر اس وسیع جنگل کے برابر بھی میرے پاس اونٹ ہوں تو میں ان کو تقسیم کرنے میں خوشی محسوس کروں گا اور تم مجھے کبھی بھی بخل سے کام لینے والا' بڑ ہانکنے والا یا بزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب ماکان النبی یعطی)

میری مثال

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور اللہ تعالیٰ نے جو شریعت دیکر مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال اس انسان کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا۔ اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک بہت بڑا لشکر دیکھا ہے۔ میں کھلے انداز میں تم کو متنبہ کر رہا ہوں کہ اپنا بچاؤ کر لو ورنہ برباد ہو جاؤ گے۔ اس پر کچھ لوگوں نے اس کی بات مان لی اور رات کے پہلے حصہ میں ہی نکل گئے۔ اور اس فرصت سے فائدہ اٹھایا اور اس علاقے سے نکل کر محفوظ جگہ میں چلے گئے۔ قوم کے دوسرے لوگوں نے اس کی بات نہ مانی اور صبح تک وہیں رہے اور دشمن لشکر نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے میری بات مانی اور اطاعت کی اور جو شریعت میں لایا ہوں اس کی پیروی کی اور ان لوگوں کی ہے جنہوں نے میری نافرمانی کی اور جو میں حق لایا ہوں اس کی تکذیب کی اور اس وجہ سے برباد ہو گئے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہ)

اہل طائف کے لئے دعا

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حضور احد والے دن سے بھی کوئی زیادہ تکلیف دہ دن آپ پر آیا ہے؟ (جنگ احد میں حضور علیہ السلام کے دندان مبارک شہید ہو گئے تھے اور خود کا ایک حصہ سر میں گڑ گیا تھا) حضورؐ نے فرمایا عائشہ تمہاری قوم سے مجھے بہت سی تکلیفیں پہنچی ہیں لیکن عقبہ والے دن تو بہت ہی زیادہ تکلیف اٹھائی جبکہ پیغام حق پہنچانے کے لئے میں طائف میں ابن عبد یالیل (کنانہ) کے پاس گیا (کہ وہ یہاں کے لوگوں کو تشدّد سے باز رکھے اور تبلیغ حق کے سلسلہ میں میری مدد کرے) اور اس نے میری کوئی مدد نہ کی اور لوگوں کا تشدّد اس قدر بڑھا کہ میں شدت غم اور تھکاوٹ کی وجہ سے یہ بھی نہ جان سکا کہ میں کس طرف جا رہا ہوں یہاں تک کہ قرن ثعالب (ایک پہاڑی چٹان) کی اوٹ میں کچھ ستانے کے لئے بیٹھ گیا وہاں پر جب میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ بادل سایہ کئے ہوئے ہے اور اس میں جبرئیل ہے۔ جبرئیل نے کہا کہ اللہ نے وہ تمام باتیں سن لی ہیں جو تیری قوم نے تجھے کہی ہیں اور جو تکالیف تجھے پہنچائی ہیں۔ میرے ساتھ اللہ نے پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ جو بھی تم اس قوم کے بارہ میں فیصلہ کرو وہ اس کو بجا لاوے۔ پھر پہاڑ کے فرشتے نے بھی مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمدؐ میں ملک الجبال ہوں اللہ نے تمہاری قوم کی باتیں جو تجھے کہی ہیں اور وہ تکالیف جو تجھے پہنچائی ہے سن لی ہیں اور مجھے تمہاری مدد کے لئے بھیجا ہے۔ آپ مجھے جو بھی حکم دیں گے وہ میں بجا لاؤں گا۔ اگر آپ کہیں کہ ان دو پہاڑوں کو (جن کے درمیان طائف کا شہر آباد ہے) آپس میں ملا دوں اور اس کے درمیان رہنے والوں کو پیس دوں تو میں ایسا کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے پہاڑوں کے فرشتے کو کہا مجھے امید ہے کہ ان لوگوں کی نسل سے شرک سے بچنے والے اور خدائے واحد کی عبادت کرنے والے افراد پیدا ہوں گے اس لئے میں ان لوگوں کو نیست و نابود کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب مالقی النبی من اذی المشرکین)

قدرت ثانیہ

یہ تیری کرامت ہے پیارے جو خاک کو سبزہ زار کیا
اس بستی کو آباد کیا' اس صحرا کو گل زار کیا

قادر کی پہلی قدرت نے ہر وحشی کو انسان کیا
قادر کی دوسری قدرت نے ہر پت جھڑ کو گلبار کیا

ہر ایک نظر نے دیکھا ہے تم کتنے پیارے اچھے ہو
ہر باغ سے چن کے گل پیارے ہم سب کو لالہ زار کیا

تری پیار بھری اس قربت نے اور پاک مُطہَّر صحبت نے
اِن لوگوں کو اس دنیا کی آلائش سے بیزار کیا

بن تیرے نہ کوئی چاہت ہے نہ اور کسی کی طاعت ہے
بس ہاتھ پہ رکھ کے ہاتھ ترے یہ ہم نے ہے اقرار کیا

ہر حکم پہ تیرے ہم سارے ہی جان لٹانے والے ہیں
ان تیرے چاہنے والوں نے اس بستی کو گلنار کیا

یہ لوگ محبت کی تیری بس مالا جپتے رہتے ہیں
ترے پیار کی خوشبو کو لے کر سب جگ کو عنبر بار کیا

ہر غم کو خوشی نے ڈھانپ لیا جب عہد دوبارہ باندھ لیا
اک بار دوبارہ ہم سب کو ایمان سے ہے سرشار کیا

وہ پیار کی دولت بخشی ہے جو تم نے اپنے پیاروں کو
وہ پاس بلا کے ساتھ بٹھا کے جان سے بڑھ کر پیار کیا

ہیں بیت گئے اب سال کئی اور وصل کی خواہش بڑھنے لگی
اس فرقت نے تیرے پیاروں کی اب حالت کو ہے زار کیا

ہم مہجوروں نے اے جاناں ہیں دیپ جلائے جانوں کے
اس جگ سے لوٹنے والوں نے تجھے یاد ہے لاکھوں بار کیا

ترے پیار کے اس مے خانے میں یہ لوگ بکثرت آتے ہیں
تیرے پیار نے ان رِندانِ وفا کو میکش اور مے خوار کیا

سید محمود احمد شاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

قسط اول

اس منہ سے حق و حکمت کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا (حدیث نبوی)

راستبازوں کا شہنشاہ - سچائی کا شہزادہ - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے پہلی دفعہ رسول اللہؐ کا چہرہ دیکھ کر کہا یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے (حضرت عبداللہ بن سلامؓ)

دنیا میں خدا تعالیٰ کے ہزاروں لاکھوں راستباز اور صادق بندے پیدا ہوئے۔ مگر ان تمام راستبازوں کا شہنشاہ اور سچائی کا شہزادہ حضرت محمد ﷺ کا وجود اقدس تھا۔ جس کو حضرت مسیح علیہ السلام نے روح حق قرار دیا تھا۔

روح حق

حضرت مسیح علیہ السلام نے آج سے دو ہزار سال پہلے آنحضرت ﷺ کی بعثت کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روحِ حق آئے گا تو تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔"

(یوحنا باب 16 آیت 12' 13)

اس پیشگوئی کے مطابق عرب کی سرزمین میں اس فرد وحید نے جنم لیا جس نے تمام سچائیوں کو پورے کمال کے ساتھ انسانیت کے سامنے پیش کیا اور قرآن کریم کی شکل میں ایک ایسی جامع شریعت نوع انسانی کو عطا کی جس سے کوئی صداقت باہر نہیں ہے۔

صداقت سے معمور کتاب

سیدنا حضرت مسیح موعود قرآن کریم کا یہ معجزہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو۔"

(براہین احمدیہ جلد 4 روحانی خزائن جلد ۱ ص 664 حاشیہ)

ان صداقتوں کے بیان میں نہایت درجہ کا ایجاز ملحوظ رکھا گیا ہے فرمایا۔

"قرآن مجید نے اپنی فصاحت اور بلاغت کو صداقت اور حکمت اور ضرورت حقّہ کے التزام سے ادا کیا ہے۔ اور کمال ایجاز سے تمام دینی صداقتوں پر احاطہ کر کے دکھایا ہے۔"

(براہین احمدیہ جلد 4 روحانی خزائن جلد ۱ ص 451 حاشیہ)

ان سچائیوں کا تعلق صرف ماضی سے ہی نہیں بلکہ ان کا دائرہ مستقبل کے ہر دور کو بھی احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ فرمایا

"کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔"

(سرمہ چشمہ آریہ روحانی خزائن جلد 2 ص 71 حاشیہ)

انگلستان کے مشہور مستشرق اور ادیب تھامس کارلائل (1795-1881ء) قرآن کریم کی مدح میں یوں رطب اللساں ہیں۔

"میرے نزدیک قرآن کے تمام معانی میں سچائی کا جوہر موجود ہے۔ یہ کتاب سب سے اول اور سب سے آخر جو خوبیاں ہو سکتی ہیں اپنے اندر رکھتی ہے بلکہ دراصل ہر قسم کی توصیف صرف اسی سے ہو سکتی ہے۔"

(نقوش رسول نمبر 4 ص 471)

مجسم سچائی

آنحضرت ﷺ نے ان کامل سچائیوں کو صرف پیش نہیں فرمایا بلکہ ان سچائیوں کو اپنے وجود پر اس طرح وارد کیا کہ دیکھنے والوں نے "کان خلقہ القرآن" (یعنی آپ تو مجسم قرآن ہیں) کہہ کر گواہی دی۔

(مسند احمد جلد 6 ص 91)

انگلستان کے مستشرق اور مورخ سر ولیم میور (1836ء-1918ء) لکھتے ہیں۔

"محمد کی سیرت اور ان کا کردار معلوم کرنے کے لئے قرآن ایک ایسا شفاف آئینہ ہے جس میں ہمیں سب کچھ صاف صاف نظر آ جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ابتدائی مسلمانوں میں یہ بات ضرب المثل کے طور پر مشہور تھی کہ آپؐ کی سیرت قرآن ہے۔"

(لائف آف محمد انٹروڈکشن ص 28 بحوالہ اردو نثر میں سیرت رسول ص 45)

فی الواقع آپؐ نے اس کائنات کی حقیقی اور سب سے بڑی صداقت یعنی اللہ تعالیٰ سے ایسا گہرا اور اٹوٹ تعلق قائم فرمایا کہ اس نے اپنا نام "الحق" آپ کو عطا فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

جاء الحق وزهق الباطل

(بنی اسرائیل آیت 82)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"کئی مقام پر قرآن شریف میں اشارات اور تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ایک آیت یہ بھی ہے (-)

کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا۔

حق سے مراد اس جگہ اللہ جل شانہ اور قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ ہیں۔"

(سرمہ چشمہ آریہ روحانی خزائن جلد 2 ص 278 حاشیہ)

صدق میرا شفیع ہے

آپ خود فرماتے ہیں۔

"الصدق شفیعی"

(الشفاء جلد اول ص 55 مکتبہ نعیمیہ لاہور باب خوفہ)

صدق میرا شفیع ہے۔ یعنی صدق ہی وہ خلق ہے جس نے مجھے خدا سے ملایا ہے اور اس کے ہمرنگ کر دیا ہے۔

اس لئے یقیناً آپ ہی اس بات کے مستحق تھے کہ کامل سچائی یعنی شریعت حقہ کاملہ کی امانت کا بوجھ اٹھائیں اور اسے دنیا کے سامنے پیش کریں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"چونکہ آنحضرت ﷺ اپنی پاک باطنی وانشراح صدری و عصمت و حیاء و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل وارفع و اصفا تھے۔ اس لئے خدائے جل شانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا۔ وہ اس لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل وارفع و اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔"

(سرمہ چشمہ آریہ روحانی خزائن جلد 2 ص 71 حاشیہ)

ایک ہندوستانی لیڈر مسز اینی بیسنٹ صدر تھیوسوفیکل سوسائٹی (1847-1937ء) اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔

"ایک ذات جو مجسم سچائی ہے اس کے اشرف ہونے میں کیا شک ہے۔ ایسا ہی شخص مستحق ہوتا ہے کہ پیغام حق کا حامل بنے۔"

(برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول ص 25)

مدراس کے ممتاز ہندو لیڈر سی بی رام سوامی رسول اللہ ﷺ کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

"ان کی سچائی کی پیاس کو سوائے وحیٔ الٰہی کے اور کوئی چیز نہ بجھا سکی۔"

(ایک آریہ کے چھ سوالوں کا جواب ص 45 بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول ص 31)

سچائی کی خاطر

آنحضرت ﷺ کی زندگی کا مقصد کل عالم میں اس سچائی کو جاری کرنا اور ہر فرد بشر کو اس کا گرویدہ بنانا تھا۔ اس مقصد کے لئے رسول کریم ﷺ نے بے اندازہ تکالیف برداشت کیں۔

ہندوستان کے پروفیسر اے آر وادیہ بیرسٹر ایٹ لاء لکھتے ہیں۔

"آپ نے صداقت اور راستبازی کی خاطر اور اس کی اشاعت میں سخت تکالیف برداشت کیں۔"

(برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ سوم ص 54)

انگلستان کے سر ولیم میور (1836-1918ء) لکھتے ہیں۔

"محمد نے تیرہ برس جو جدوجہد حوصلہ شکنی' دھمکیوں' خطروں' استرداد اور سزاؤں کے مقابلہ میں جاری رکھی تاریخ اس کی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتی۔"

(لائف آف محمد مطبوعہ 1861ء اردو ڈائجسٹ اپریل 88 ص 73)

یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی لائی ہوئی سچائیاں سینکڑوں سال گزرنے کے بعد بھی ہر تغیر و تبدل سے پاک ہیں۔

کیوں نہ محکم ہوں در و بامِ شریعت اب تک
اس عمارت میں ترا خون پسینہ دیکھا

بی ایس رندھاوا ہوشیار پوری تحریر کرتے ہیں۔

"حضرت محمد صاحب کو جتنا ستایا گیا اتنا کسی ہادی اور پیغمبر کو نہیں ستایا گیا۔" (عرض الانوار ص 215)

سیدنا حضرت مسیح موعود یہ مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"آنحضرت ﷺ اعلیٰ درجہ کے یکرنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جان باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہو گا۔ بلکہ تمام شدّتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولیٰ کا حکم بجا لائے اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعات خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکل کر کے کھلا کھلے شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والے اور اس قدر دشمن اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ ص ۱۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا دور

حضرت نبی اکرم ﷺ کی زندگی کا پہلا دور ولادت سے دعویٰ نبوت تک ہے اور یہ تمام عرصہ آپؐ نے نہایت پاکیزگی کے ساتھ گزارا۔ اور آپؐ اپنی قوم میں صادق اور امین کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

تھامس کارلائل لکھتے ہیں۔

"آپ کی مقدس سیرت کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ بچپن ہی سے راستباز اور امین تھے۔ آغاز شباب سے آخر جوانی تک پاکبازی، زہد و تقویٰ اور عفت کا ایسا نمونہ پیش فرمایا جس کی مثال تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔"

(ہیروز اینڈ ہیرو شپ بحوالہ محمدؐ رسول اللہ ص 50)

پھر لکھتے ہیں۔

"وہ ان لوگوں میں سے تھا جو سوائے راستباز ہونے کے اور کچھ ہو نہیں سکتے۔ اور جس کو خود قدرت نے سچا اور راستباز پیدا کیا تھا۔"

(اعجاز التنزیل ص 125 بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول ص 9)

قوم کی گواہی

جب آنحضرت ﷺ کو انذر عشیرتک الاقربین (شعراء آیت 217) کا حکم ہوا تو آپؐ پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے اور تمام قبائل کو جمع کر کے فرمایا۔

اگر میں تم سے کہوں کہ کوہ ابو قبیس کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات مان لوگے۔ انہوں نے کہا ہاں، کیونکہ جب بھی آپؐ سے معاملہ پڑا ہے آپؐ کو سچا پایا ہے۔ (بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ شعراء) مکہ کے حالات سے باخبر لوگ جانتے ہیں کہ آپؐ کا یہ مطالبہ بڑا سخت تھا۔ کیونکہ مکہ کے لوگوں کے جانور وادی میں چرا کرتے تھے اور وہ ایسا علاقہ ہے کہ اس میں لشکر کا چھپ رہنا ناممکن ہے۔ پس کفار کا کہنا کہ اس ناممکن بات کو بھی تم ہم سے بیان کرو گے تو ہم تمہیں سچا ہی قرار دیں گے بتاتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کو نہ صرف کفار سچا کہا کرتے تھے بلکہ وہ آپ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا ناممکن قرار دیتے تھے۔

روسی مفکر اور ادیب ٹالسٹائی (1828ء۔1910ء) لکھتے ہیں۔

حضرت محمدؐ نے چالیس سال تک نہایت پاکیزہ زندگی بسر کی۔ عرب کے تمام باشندے آپؐ کی صداقت، نیکی اور خلق کے رہین منت تھے.... آپؐ کے اخلاق کریمانہ، شرافت نفس اور صداقت تمام حجاز میں ضرب المثل کے طور پر مشہور تھی۔

(اسوۂ النبی ص 4 بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ چہارم ص 28)

سردار گوردت سنگھ دارا بیرسٹرایٹ لاء کہتے ہیں۔

جس جگ میں محبت کا معیار زر اور پریت کی پرکھ پیسہ ہو وہاں مال و متاع کے خریداروں کی دلداری بھلا بجز ریاکاری کہاں ہوتی۔ ایسے زمانے میں جب زر کا اس قدر زور ہو اور محبت کا عالمگیر قحط تو مکروفریب سے بھاگنا اور راستی پر چلنا، جھوٹ سے کنارہ کرنا اور صادق اور امین کہلانا یہ کس کا کام ہے.... آؤ لوگو دیکھو یہ طلسم حق ہے۔ اے کانوں والو اس صادق کو سنو یہ کان قرآن ہے۔ یہ صداقت کا پیغام ہے۔

(محمد کی سرکار ص 18۔19 بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ دوم ص 59)

ایک ہندو لیڈر رگھوناتھ سہائے ہیڈ ماسٹر کہتے ہیں۔

"سارے قبیلہ کے لوگ اور تاجران کو نہایت راستباز، دیانتدار اور دیندار نوجوان سمجھتے تھے... زمانۂ پیغمبری سے پہلے بھی لوگ ان کو نہایت سچا اور ایماندار خیال کرتے تھے۔

(پیغمبر اسلام ص 19، 103)

ہر داغ سے پاک

آنحضرت ﷺ کی اس پاکیزہ اور بے داغ زندگی کے گواہ وہ تمام لوگ ہیں جن کا کسی رنگ میں حضور سے واسطہ پڑا۔ ان میں آپؐ کے رشتہ دار بھی ہیں۔ آپؐ کے دوست اور ہمجولی بھی۔ آپؐ سے محبت کرنے والے بھی ہیں اور آپؐ کے دشمن بھی۔ اور کسی کو یہ طاقت نہیں کہ وہ آپؐ کی زندگی کے کسی ذرہ پر بھی انگشت نمائی کر سکے اور یہ آپؐ کی صداقت کا فی ذاتہٖ بہت بڑا ثبوت ہے جو آپؐ نے خدا کے حکم سے اس طرح پیش فرمایا:۔

کہ میں اس دعویٰ نبوت سے پہلے بھی ایک عرصہ دراز تم میں گزار چکا ہوں۔ اس عرصہ میں میری زندگی صداقت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہی ہے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ اب میں خدا پر جھوٹ باندھنا شروع کر دوں یہ بات عقل کے خلاف ہے۔ (یونس۔ 17)

روم کا بادشاہ ھرقل بھی اس راز کو پا گیا تھا۔ 6ھ میں جب ھرقل کے پاس آنحضرت ﷺ کا تبلیغی خط پہنچا تو اس نے تلاش کروایا کہ عرب کا کوئی آدمی ملے جس سے ہم اس مدعی کے حالات دریافت کریں۔ آخر ابو سفیان اور اس کا قافلہ جو تجارت کے لئے وہاں گیا ہوا تھا دربار میں حاضر کیا گیا۔ ھرقل نے ابو سفیان کے ساتھیوں کو اس کے پیچھے کھڑا کر دیا اور کہا اگر یہ جھوٹ بولے تو فوراً بتا دینا۔ اس سلسلۂ گفتگو میں ھرقل نے ابو سفیان سے پوچھا کہ کیا تم لوگ اس کے دعویٰ سے پہلے اسے جھوٹا سمجھتے تھے۔ ابو سفیان کہتا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ اس پر ھرقل نے کہا کہ پھر یہ ممکن نہیں کہ وہ انسانوں پر تو جھوٹ نہ بولے اور خدا پر جھوٹ باندھنا شروع کر دے۔

(بخاری کتاب بدء الوحی)

ابو سفیان کی اس گواہی کے پیچھے بے شمار شہادتیں سر اٹھائے کھڑی ہیں۔

چچا کی شہادت

طبعی طور پر سب سے پہلے آپؐ کے چچا حضرت ابو طالب کی گواہی پیش کرنی چاہئے۔ جو پچاس سالہ مشاہدہ کا نچوڑ ہے۔ جنہوں نے حضور کی زندگی کا گہرا مشاہدہ کیا تھا۔ ہر بدلتے موسم میں حضور ان کی نگاہوں کے سامنے رہے اور بچپن سے وفات تک ان کی آنکھ مسلسل حضور پر مرکوز رہی۔

جب کفار نے حضرت ابو طالب کو مجبور کیا کہ وہ رسول کریم ﷺ کو اشاعت حق سے روک دیں تو اس موقع پر حضورؐ نے حضرت ابو طالب کو خدا کی غیر معمولی محبت سے بھرا ہوا ایک جرأت مندانہ لافانی جواب دیا تو حضرت ابو طالب آپؐ کے اور بھی گرویدہ ہو گئے۔ اور بے اختیار یہ شعر پڑھے۔

واللہ لن یصلوا الیک بجمعھم
حتی اوسد فی التراب دفینا
ودعوتنی وزعمت انک ناصحی
ولقد صدقت و کنت ثم امینا

(دلائل النبوۃ بیہقی جلد 2 ص 188)

اللہ کی قسم جب تک میں مر نہ جاؤں یہ لوگ تیرے قریب نہ پھٹک سکیں گے۔ تو نے مجھے اس دین کی طرف بلایا اور میں جانتا ہوں کہ تو میرا ہمدرد ہے اور تو سچا ہے اور امین بھی ہے۔

ایک دن قریش ابو طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے یہ جو تیرا بھتیجا ہے نا اس نے ہمیں بڑا زچ کیا ہے۔ ہماری مجلسوں میں آ کر اور ہماری مسجد یعنی مسجد حرام میں آ کر ہمیں تکلیف دیتا ہے۔ ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔ پس اس کو منع کر کہ یہ ہمیں اس طرح تنگ نہ کیا کرے۔ ابو طالب نے ان لوگوں کی بات سنی تو عقیل کو کہنے لگے جاؤ جا کر محمد کو بلا لاؤ عقیل کہتے ہیں کہ میں آپؐ کی تلاش میں نکلا اور ایک کچے اور چھوٹے سے گھر میں آپؐ مجھے مل گئے۔ تو ابو طالب نے حضور کو کہا۔ دیکھ رہے ہو ان اپنے چچا زاد بھائیوں کو (یہ میرے پاس تمہاری شکایت لائے ہیں) یہ کہتے ہیں کہ تم ان کو بہت دکھ پہنچاتے ہو۔ ان کی مجلسوں میں جا جا کر انہیں تکلیف دیتے، مسجد حرام کا بھی لحاظ نہیں کرتے وہاں جا کر بھی انہیں ایذا دیتے ہو۔ بس کرو اب ان کو تنگ کرنا چھوڑ دو۔ (حضورؐ نے ابو طالب کی بات سنی۔ قریش کی طرف نگاہ دوڑائی پھر) اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھائیں اور قریش سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں یہ سورج نظر آ رہا ہے نا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں نظر آ رہا ہے۔ تب آپؐ نے فرمایا دیکھو اگر تم آسمان پر جا کر آگ کا شعلہ بھی زمین پر لے آؤ تو بھی یہ میرے بس میں نہیں کہ جو کام میں کر رہا ہوں وہ میں چھوڑ دوں۔ اس پر ابو طالب نے قریش سے کہا کہ میں نے کبھی بھی اپنے بھتیجے کو جھوٹا نہیں پایا اس لئے اب تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ۔

(دلائل نبوۃ۔ بیہقی جلد 2 ص 186 دار الکتب العلمیۃ بیروت طبع اول 1985ء)

ابو طالب کے وہ الفاظ جو انہوں نے موت کے وقت طویل خطبہ میں کہے وہ بھی حضور کی سچائی کا غیر معمولی اعتراف ہیں۔ انہوں نے کہا۔

اے گروہ قریش میں تم کو محمد سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ قریش میں امین ہے اور عرب میں صدیق ہے وہ ایسا امر لایا جس کو دل نے تو تسلیم کر لیا مگر زبان نے بدنامی کے ڈر سے اس کا انکار کیا۔

(شرح المواہب زرقانی جلد اول ص 295)

شریک حیات کی تصدیق

حضرت ابو طالبؓ زبان سے آپؐ کی نبوت کی تصدیق نہ کر سکے۔ لیکن حضرت خدیجہؓ کو خدا نے اس کے برملا اظہار کی توفیق دی۔ آپؓ قبیلہ اسد کی ایک نہایت شریف اور مالدار خاتون تھیں اور مکہ کی تجارت میں ان کا ایک بڑا حصہ تھا۔ آنحضرت ﷺ اس وقت عین جوانی کے عالم میں تھے۔ آپؐ کی عمر 25 سال تھی اور آپؐ تجارت کرتے تھے اور آپؐ کی سچائی، امانت اور اعلیٰ اخلاق کا ہر طرف شہرہ تھا۔

حضرت خدیجہؓ نے حضورؐ کو کچھ تجارتی مال دے کر شام کی طرف بھیجا اور اپنے غلام میسرہ کو بھی آپؐ کے ساتھ کر دیا۔ سفر سے واپسی پر میسرہ نے حضرت خدیجہؓ کو حضورؐ کے اعلیٰ اخلاق کے متعلق شہادت دی تو حضرت خدیجہؓ نے رسول کریم ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اور اس کی وجوہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے حضور کے بلند کردار خاص طور امانت و دیانت اور سچائی کا تذکرہ کیا۔

(تاریخ طبری جلد 2 ص 25 ذکر تزویج النبی خدیجہ)

حضرت خدیجہ کی شنید دید میں تبدیل ہوئی اور بُعد سے قرب پیدا ہوا مگر رسول اللہ ﷺ کی صداقت ان کے سامنے واضح تر ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ جب خدا نے رسول اللہ کو کامل سچائیوں کے اظہار کے لئے منتخب فرمایا تو خدا نے حضرت خدیجہ کے مقدر میں یہ سعادت لکھ دی کہ انہوں نے سب سے پہلے اس حق کو قبول کیا۔ اور ایک لمحہ بھی ہچکچاہٹ ان کے قریب نہیں پھٹکی۔

حضور ﷺ جب پہلی وحی کے بعد گھر تشریف لائے اور آپؐ شریعت کے بوجھ سے گھبراہٹ محسوس کر رہے تھے تو حضرت خدیجہ نے آپؐ کی جن خوبیوں کا ذکر کر کے آپ کو تسلی دی ان میں صداقت اور امانت سے متصف ہونے کا ذکر بھی ملتا ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ العلق تاریخ طبری جلد 2 ص 47)

دوستوں کا اقرار

حضرت ابو بکر آپؐ کے بچپن کے ساتھی تھے ان کے لئے بھی آپؐ کی راستبازی سے معمور زندگی ہی آپؐ کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت تھی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ سنتے ہی آپؐ کے پاس پہنچے اور تصدیق کرنا چاہی۔ رسول کریم ﷺ نے اس خیال سے کہ انہیں ٹھوکر نہ لگ جائے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ صرف یہ بتائیں کہ کیا آپؐ نے دعویٰ کیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ تو عرض کیا میں آپؐ پر ایمان لاتا ہوں۔ جس صداقت کا ابو بکر نے گزشتہ چالیس سال میں مشاہدہ کیا تھا ان کے نزدیک اس سے بڑھ کر رسول کریم کی صداقت کی اور کون سی دلیل ہو سکتی تھی۔

اسی دلیل کو حضرت جعفرؓ نے نجاشی کے دربار میں اپنے ایمان کی صداقت کے لئے پیش کیا۔ وفد قریش اور نجاشی کے سامنے انہوں نے اسلام سے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صالحہ درد صاحبہ

عیسیٰ درد۔ اچھی

اپنی مسافت طے کر کے سورج افق مغرب میں چھپ جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ میرا چھوٹا بھائی عیسیٰ درد پیدا ہوا۔ چند منٹ کے بعد ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ہمارے گھر تشریف لائے۔ آپ ابھی مسند خلافت پر متمکن نہ ہوئے تھے ٹی۔ آئی کالج کے پرنسپل تھے۔ میرے والد (مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم) نے عرض کیا۔ اس بچے کو اذان آپ سنائیں۔ آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا درد صاحب! "مجھے ایسے کاموں میں نہ ڈالیں" اباجان نے عرض کیا میاں! بچے کی ولادت کے فوراً بعد آپ کے تشریف لے آنے کا مطلب تو یہی ہے اس لئے آپ ہی اذان دیں۔ چنانچہ حضور اندر تشریف لائے۔ بچے کو گود میں لے کر اذان سنائی۔ بسم اللہ پڑھتے ہوئے اپنی انگلی کو لگا کر شہد چٹایا۔ اس نے نافلہ موعود کی بابرکت انگلی کو زور زور سے چوسنا شروع کر دیا۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا درد صاحب بچہ ماشاء اللہ ہوشیار ہے پھر میری والدہ کو مبارکباد دی اور تشریف لے گئے۔ میری والدہ صاحبہ کا یہ پہلا بیٹا تھا۔ جو تین بہنوں کے بعد پیدا ہوا۔ نیز حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب (مرحوم) کا نواسہ تھا۔ اس وجہ سے اس کی پیدائش غیر معمولی خوشی اور اہمیت کا باعث تھی۔

اگلے ہی دن حضرت اماں جان تشریف لائیں قادیان میں ہماری رہائش دوسری منزل پر تھی حضرت اماں جان نیچے صحن میں تشریف فرما ہوئیں اور فرمایا بچے کو میرے پاس لاؤ۔ میری بڑی ہمشیرہ ہاجرہ درد مرحومہ اس کو اوپر سے لے کر آئیں حضرت اماں جان نے اس کو گود میں لیا۔ فرمانے لگیں۔ "نانا کی زندگی میں آجاتے تو وہ بھی بہت خوش ہوتے۔" آپ نے اس کو اپنی گود میں لٹالیا اور میری نانی اور دادی کے ساتھ (جن کو حضرت اماں جان "میری سہیلیاں" کے الفاظ سے نوازتی تھیں) گفتگو فرمانے لگیں۔ کچھ دیر آپ گفتگو فرماتی رہیں اور یہ بچہ اس مقدس گود کی برکات جذب کرتا رہا جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔ حضرت اماں جان نے اپنے مطہر اور بابرکت ہاتھ بچے کے چہرے پر پیار سے پھیرتے ہوئے آپا ہاجرہ کو پکڑا دیا اور فرمایا اپنی اماں کو مبارکباد دو۔ اور جا کر اس کو لٹا دو۔ آپ نے دعائیں دیتے ہوئے کچھ روپے بھی مرحمت فرمائے۔ اسی دن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تشریف لائے ان دنوں آپ کو درد نقرس کی تکلیف تھی۔ چلنا پھرنا دشوار تھا۔ پھر بھی از راہ شفقت آپ اسی دن تشریف لائے۔ بچے کو بلوایا۔ گود میں لیا۔ انتہائی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے دعائیں دیں۔ اور سب کو مبارکباد دی۔ اس طرح مقدس و نایاب ہستیوں کی دعائیں اور پیار وصول کرتے ہوئے میرے اس لاڈلے بھائی نے زندگی کا سفر شروع کیا۔ خدا کا فضل و احسان ہے کہ ہمارے گھرانے کو خاندان مسیح موعود کے ساتھ قریبی تعلقات کا شرف ابتدا سے ہی حاصل ہے۔ سب افراد خاندان اور دوسرے بزرگ مبارکباد دینے کے لئے تشریف لائے۔ یہ تین بابرکت ہستیاں چونکہ فوراً تشریف لائیں اس لئے مجھے خصوصی طور پر یاد ہیں۔

حضرت مصلح موعود اس وقت ڈلہوزی میں قیام فرما تھے۔ اباجان حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحب نے ٹیلیگرام دیا

Maryam Blessed With Son Request Name.

میری والدہ کا نام مریم تھا۔ حضور نے جوابی تار سے مبارکباد دی اور مریم کے بیٹے کا نام "محمد عیسیٰ" تجویز فرمایا۔ اس کو پیار سے "اچھی" پکارا جانے لگا۔ چھ سات ماہ کی عمر میں جب روتا تو ایک سانس جا کر نیم بے ہوش سا ہو جاتا۔ لاڈلا تو پہلے ہی تھا اس تکلیف کی وجہ سے زیادہ ہی دلارا ہونے لگا۔

عمر کے دسویں سال میں تھا کہ بالکل اچانک ہمارے والد کی وفات ہو گئی اناللہ... والدہ ہائی بلڈ پریشر کی مریض بن گئیں اور کچھ ہی دیر کے بعد بائیں طرف فالج کا حملہ ہونے سے دائمی معذوری کا شکار ہو گئیں۔ ذہن بھی متاثر ہو کر بچوں جیسا ہو گیا۔ اس طرح لڑکپن کی نوخیز عمر میں ہی "اچھی" شفقت پدری اور ممتا بھری تربیت دونوں سے محروم ہو گیا۔ والدہ کے بعد میں اس وقت گھر میں بڑی تھی۔ اچھی کے سہمے ہوئے قلب و ذہن نے میری ذات کو سہارا سمجھا۔ ان دنوں میں بھی زندگی کی ناکامی سے دوچار تھی۔ اس کے معصوم پیار نے جینے کا حوصلہ دیا اور میرے زخموں کے لئے "اچھی" ایک مرہم بن گیا۔ دوسروں کے کام آنے کا جذبہ شروع سے تھا۔ بازار سے کچھ لینے جاتا۔ تو اور کئی گھروں کا سودا بھی لا دیتا۔ ہمسائے میں ایک احمدی گھرانہ تھا۔ ایک دن ان کی بیٹی بازار جا رہی تھی۔ "اچھی" نے اس کو واپس گھر بھیج دیا مطلوبہ چیز خود لا کر دی اور اس کی والدہ سے کہا "یہ اب بڑی ہو گئی ہے اس کو بازار نہ بھیجا کریں مجھے بلوا لیا کریں"۔ وہ اسی دن میرے پاس آئیں۔ کہنے لگیں اچھی تو ماشاء اللہ بہت سمجھ دار ہو گیا ہے کیسی عقل کی بات کی ہے۔ اس وقت یہ گیارہ بارہ سال کا تھا۔ اس کے بعد جب بازار جاتا ان سے ضرور پوچھ لیتا۔

ان دنوں محلے کا ماحول اچھا نہ تھا۔ اس کی عمر کے اکثر لڑکے بیکار پھرتے۔ تعلیم کی طرف کسی کی توجہ نہ تھی۔ ہمارے گھر کی دیوار سے ملا ہوا گھر نواب زادہ نعمت علی خان صاحب کا تھا جو نواب زادہ لیاقت علی خان صاحب کے حقیقی چچا زاد تھے۔ ان کے دو بیٹے کم و بیش اسی کی عمر کے تھے۔ ان کی نوابی ختم ہو چکی تھی لیکن نوابوں والی عادات سب میں موجود تھیں۔ چنانچہ محلے کے سب بیکار و بے فکرے لڑکے ان کی مصاحبت کر کے خوش رہتے اور وقت ضائع کرتے تھے۔ میں اس کو اس صحبت بد سے بچانے کی کوشش کرتی اور بے حد فکرمند رہتی۔ ان سب سے دور رکھنے کے لئے اپنی استعداد سے بڑھ کر اس کی دلچسپی کی چیزیں لاتی تاکہ یہ باہر کھیلنے کی بجائے گھر میں وقت گزارے۔ محلے میں ایک ماسٹر صاحب رہتے تھے ان کا بیٹا مسعود عرف "سودا" بیکار لڑکوں کا سرغنہ ہوا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے "اچھی" کو ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔ بلا کر ڈانٹا تو کہنے لگا باجی میں سودے کے پاس تو نہیں گیا تھا وہ تو باہر کہیں کھیل رہا تھا۔ اس کی ماں بار بار اسے آوازیں دے رہی تھی۔ میں نے جا کر پوچھا۔ وہ بیمار تھی۔ دوائی منگوانے کے لئے پکار رہی تھی۔ میں دوائی لا کر اسے دینے گیا تھا۔

چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے عام طور پر تنگ نہیں کرتا تھا۔ کبھی کسی چیز کے لئے ضد کرتا' نہ ملتی تو ناراض ہو کر کھانا پینا چھوڑ دیتا۔ میں اور کتنی بھی بھوکے رہتے۔ پھر کبھی اس کی بات مان لی جاتی کبھی وہ ضد چھوڑ دیتا۔ اور تینوں مل کر کھانا کھاتے۔ اس وقت ذرائع محدود اور بہت تنگی ترشی کے دن تھے۔ میری کوشش ہوتی اس کی خواہشیں ضرور پوری ہوں۔ آسائش نہ سہی سہولت میسر رہے۔ اس میں احساس محرومی پیدا نہ ہو اطمینان و یکسوئی سے مناسب تعلیم حاصل کر کے کامیاب زندگی گزار سکے۔ شب و روز کی محنت شاقہ کے باوجود کبھی اس کی کوئی خواہش پوری نہ کر سکنے پر (کیونکہ والدہ کی بیماری بھی آڑے آجاتی تھی) میں آزردہ ہوتی تو مجھے حوصلہ دلاتا۔ کہتا باجی! آپ اداس نہ ہوا کریں میں خوش ہوں آپ جتنی محنت کرتی ہیں مجھے اس کا بے حد احساس ہے۔ میرے ماموں مرحوم ساتھ والے مکان میں رہتے تھے ان کا بیٹا اور یہ ایک ہی سکول میں پڑھتے تھے وہ اپنے بیٹے کو سکول جاتے وقت کچھ جیب خرچ دیتے تھے۔ انہوں نے اس کو بھی روزانہ چونی دینی شروع کر دی۔ میں نے کہا اچھی! یہ بات مجھے پسند نہیں آئی۔ حضور کی مہربانی کے بعد ہم بہن بھائی ہی ایک دوسرے کے لئے کافی ہیں تم کسی اور سے کچھ نہیں لو گے۔ اسی میں تمہارا وقار ہے۔ چنانچہ اس نے چونی لینے سے معذرت کر لی۔ اور یہ سبق اچھی نے آخری دن تک یاد رکھا۔ دوسروں سے کسی قسم کی مدد لینا حتی الامکان گوارہ نہیں کرتا تھا۔

بچپن سے ہی دوست نواز تھا۔ دوستوں کی تواضع کر کے خوش ہوتا اس کی طبیعت کا یہ رخ مجھے بہت اچھا لگتا۔ حوصلہ افزائی بھی کرتی۔ لیکن بعض دفعہ کوئی چیز بطور غذا کے اسے دینی ہوتی جو مشکل سے تھوڑی میسر آتی۔ میں اس کو تاکید کرتی کہ خود کھانا۔ میری اس تاکید سے خوش نہ ہوتا۔ ریڈ بلڈ مالٹا بے حد پسند تھا۔ میں نے منگوایا خیال تھا چار پانچ دن کے لئے کافی ہو گا۔ دو ہی دن میں ختم ہو گیا۔ پتہ چلا پھوپھی زاد بھائی کو شامل کرتا رہا۔ ناشتے اور کھانے کے علاوہ جو بھی دیا جاتا اسے لے کر ہنستے ہوئے بھاگ جاتا اور دوستوں کے ساتھ بانٹ کر کھاتا۔

وقت دبے پاؤں سست روی سے گزرتا رہا۔ تلخیٔ حالات میں پھنسی زندگی آگے بڑھتی رہی۔ اچھی خدا کے فضل سے ماشاء اللہ بڑا ہو گیا۔ "بی ایس سی" کا امتحان دینے کے بعد فارغ تھا۔ میں نے کہا رزلٹ اور اگلے داخلے میں کافی وقت ہے۔ فارغ رہنے کی بجائے کوئی چھوٹی موٹی ملازمت کر لو۔ انہیں دنوں پتہ چلا شیزان جوس فیکٹری میں جگہ ہے۔ ادھر ادھر سے کوشش کرنے کی بجائے میں نے محترمی چوہدری شاہ نواز صاحب مرحوم سے خود براہ راست ملاقات کرنے کا مشورہ دیا۔

حبیب الرحمٰن درد صاحب کو ہمراہ لے کر چوہدری صاحب سے ملنے چلا گیا۔ انہوں نے چند باتیں کرنے کے بعد اگلے دن فیکٹری آنے کو کہا۔ اور یہ بات پسند کی کہ رزلٹ کے انتظار کا وقت بھی ضائع نہیں کیا۔

13۔ جنوری 1966ء اچھی کی عملی زندگی کا پہلا دن تھا۔ اس کو پروڈکشن میں ڈیوٹی دی گئی۔ نقطۂ آغاز سے ہی اس نے کارِ منصبی پر بھرپور توجہ دی۔ محنت و ایمانداری کو شیوہ بنایا۔ لاڈ اور پیار میں پلا بڑھا جب رات کی ڈیوٹی دے کر گھر لوٹتا۔ چہرے پر تھکن نمایاں ہوتی لیکن بددلی کا اظہار کبھی نہ کرتا۔ خوشی خوشی عزم و ہمت کے ساتھ کارزار حیات میں مصروف ہو گیا۔ افسران کام سے بہت خوش تھے۔ یہ سب باتیں میرے لئے باعث اطمینان تھیں۔

پہلی تنخواہ۔/350 روپے (تین سو پچاس روپے) ماہوار کے حساب سے ملی۔ وہ رقم اس نے لا کر میرے ہاتھ پر رکھ دی۔ سالوں پر محیط شب و روز محنت کی تھکن اس لمحہ مجھے اترتی ہوئی محسوس ہوئی "الحمدللہ" کہتے ہوئے میں نے اچھی کے چہرے کی طرف دیکھا جو نو دس سال کا بچہ نہیں ماشاء اللہ قد آور نوجوان کی صورت میں خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ میری طرف دیکھ رہا تھا۔ انبساط و طمانیت بھرا وہ لمحہ طویل صبر آزما دورانیئے پر حاوی ہو گیا۔ جذبۂ تشکر سے بھرپور میرا دل آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو گیا۔

چند مہینوں کے مختصر وقت میں عیسیٰ نے اپنی ذات کو منوا لیا ہماری خواہش تھی کہ "ایم ایس سی" میں داخلہ لیا جائے۔ اس وقت محترمی میر محمد احمد صاحب جنرل مینجر تھے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اس ملازمت میں بہت تھوڑے عرصہ میں تم نے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ضروری نہیں کہ "ایم ایس سی" کے بعد ایسا ہی ہو اس لئے بہتر یہی ہے کہ یہ ملازمت نہ چھوڑی جائے۔ چنانچہ ان کے مشورے کے مطابق داخلے کا ارادہ موقوف کر کے ملازمت جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ڈیڑھ ایک سال کے بعد عیسیٰ کو مارکیٹنگ کا کام سونپ دیا گیا۔ سائنس سٹوڈینٹ کی لائن یہ تھی تو نہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے وہ اس میں سرخرو رہا۔ مسلسل اور بے حد محنت کی۔ خدائے رحیم و کریم کی کرم نوازی سے کامیابیوں نے قدم قدم پر استقبال کیا۔ فرقہ واری تعصب کے باوجود شیزان کی سیل بڑھتی

اور پروڈکشن کم پڑتی رہی فیکٹری وسعت پذیر ہوتی رہی۔ بینز جوس فیکٹری کے ایک افسر کی بیوی کے ساتھ ایک مرتبہ میری ملاقات ہوئی۔ کہنے لگی "بیوریج" کی مارکیٹ میں "عیسیٰ درد" ٹائیگر کے نام سے مشہور ہیں۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ حیات مستعار کا کوئی ایک لمحہ بھی اچھی نے بیکار نہیں گزارا۔ ہر دم کسی نہ کسی تعمیری کام میں مصروف رہتا۔ بہت زندہ دل تھا جو بھی ملتا بھرپور زندگی کا احساس اس کے دل میں بھی بیدار ہو جاتا۔ اچھی کی ذات میں جو عزم وہمت۔ محنت استقلال اور خود اعتمادی دیکھنے کی میں متمنی تھی وہ اب اس پیارے چہرے پر موجود تھی۔ یہی میری محنت کا ثمر تھا۔

کھرا اور بے باک احمدی خلافت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتا تھا۔ "لاہور" کی مجلس عاملہ کا ممبر اور فعال کارکن تھا۔ اگر کسی احمدی کے کام آسکتا تو بہت خوشی محسوس کرتا۔ لجنہ لاہور کے دعوت الی اللہ اور تربیتی دوروں کے وسیع پروگرام میں اچھی کا تعاون رہا۔ محترم امیر صاحب کی ہدایت پر لجنہ اماء اللہ لاہور کی گاڑی کی ہر قسم کی ذمے داری لمبے عرصہ تک سنبھالے رکھی۔ کام میں کبھی ہرج نہیں ہونے دیا۔ ٹوکن۔ انشورنس کی بروقت ادائیگی اور گاڑی کی مرمت ہر بات کا خیال وہ خود ہی رکھتا۔ ہمیں بے فکری تھی۔ اپنے ماتحت عملہ کے ساتھ دوستانہ سلوک روا رکھتا۔ ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا۔ ہنسی مذاق کی فضا میں کام لیتا اور میرا اندازہ ہے اس طرح کام بہتر اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن فرائض میں تساہل قابل برداشت نہ تھا۔ لاپرواہی اور غفلت پر سختی سے سرزنش کرتا۔

جو لوگ مالی حد بندی کے ساتھ فرائض کی بجا آوری میں سنجیدہ سی زندگی گزار رہے ہوں۔ اچھی کو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں لطف آتا تھا۔ کبھی کبھی ایسے حضرات کو اپنے گھر بلاتا۔ حیثیت سے بڑھ کر خاطر تواضع کرتا۔ خود ہنستا ان کو ہنساتا۔ کوشش کرتا مختصر سی محفل میں زندگی کے بوجھ کو ہلکا کرسکے۔ جب وہ سب لوگ بشاش ہو کر واپس جاتے تو بہت خوش ہوتا۔

حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ اور اپنے اس حلقہ میں بہت مقبول تھا۔ مزدور پولیس۔ صحافی ڈاکٹر۔ سیاستدان۔ فوجی اور سول افسران غرض ہر قسم کے لوگ شامل تھے۔ ایک سابق وفاقی وزیر صاحب تشریف لائے کہنے لگے کہ لوگ ہماری کرسی کو سلام کرتے ہیں۔ عیسیٰ درد ایسا شخص تھا کہ میں اگر اقتدار سے الگ ہوتا۔ کرسی چھن جاتی تو رابطہ ضرور رکھتا بلکہ پہلے سے زیادہ رکھتا۔ ہر ایک کے ساتھ بے تکلفی اور محبت کا تعلق استوار کرلیتا اور ان تعلقات کو مفاد عامہ خصوصاً جماعت کی بہتری کے لئے بے خوف ہو کر استعمال کرتا۔ چونکہ مختلف لوگوں کے ساتھ دوستی تھی اس لئے مختلف نوعیت کے کام کروا لیتا۔ دوستوں کے ساتھ پیار اور اپنائیت کا عجیب سلوک رکھتا ہر شخص یہ سمجھتا کہ یہ میرا اپنا ہے۔ سب کے ساتھ متواضع رہتا لیکن اپنا وقار قائم رکھتا۔

دردمند دل تھا مدد کرنے کا طریق ایسا کہ دوسرا شخص گرویدہ ہو کر رہ جاتا۔ شیزان فیکٹری کے ایک ادنیٰ ملازم نے روتے ہوئے بتایا "کہ ایک دن مجھے آنے میں دیر ہو گئی" صاحب کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ میرا والد بیمار ہے کہنے لگے آؤ میرے ساتھ۔ میں ڈرتے ڈرتے ساتھ ہو لیا گاڑی میں بیٹھ کر کہا اپنے گھر چلو میں اپنے گھر لے گیا۔ میرے بیمار والد کو خود سہارا دے کر گاڑی میں بٹھایا ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے۔ معائنہ کروایا دوائی لے کر دی۔ گھر واپس اتارتے وقت کچھ رقم بھی دی کہ پھل اور دودھ لے لینا۔ عام طور پر لوگ پیسے دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے صاحب ڈائریکٹر مارکیٹنگ ہوتے ہوئے میرے والد کو خود ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ رستہ میں ہنسی خوشی باتیں بھی کرتے رہے۔ غریب آدمی عزت و محبت کے اس سلوک سے جی اٹھا۔ خدمت و دلداری کا اس کا یہ انداز دلوں میں گھر کرلیتا۔

کافی عرصہ قبل شیزان فیکٹری کا ایک ڈرائیور اپنی گھریلو لڑائی کے دوران بہت سخت زخمی ہو گیا۔ ہسپتالوں کے عملہ اور پولیس کے رویے کا ہر کسی کو اندازہ ہے۔ اس ڈرائیور نے پریشان ہو کر کہا۔ ہے تو نجی معاملہ لیکن میرے صاحب کو اطلاع دے دو۔ رات کا وقت تھا عیسیٰ فوراً ہسپتال پہنچا پوری کوشش کرکے پولیس کارروائی مکمل کروائی ساتھ ہی ڈاکٹروں کو بھی فعال کرلیا۔ اس طرح خدا کے فضل سے اس کی جان بچ گئی۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مخصوص مخالفت کی وجہ سے ہماری جماعت کے بے گناہ لوگ زیادتی کا نشانہ بنتے ہیں۔ ایک مرتبہ قتل کے کیس میں۔ ایک مرتبہ اغوا کے کیس میں بے گناہ شریف افراد کو محض تعصب کی بنا پر پولیس پکڑ کرلے گئی۔ اچھی نے فوری کوشش کی۔ ان کو ایک رات بھی حراست میں رہنے نہیں دیا۔ بلکہ جو پکڑ کر لے گئے تھے وہ خود گھر آکر چھوڑ گئے۔ ناگزیر حالات کی وجہ سے اس بارہ میں واضح اور زیادہ لکھا نہیں جاسکتا۔ ورنہ بہت سے واقعات میرے علم میں ہیں۔ بے خوف ہو کر اپنے مراسم سے فائدہ اٹھاتا تھا۔ ویسے بھی دوسروں سے اپنی بات منوا لینے کا ملکہ اپنے والد گرامی سے وارثت میں پایا تھا۔

خدمت خلق اس کے کردار کا نمایاں ترین وصف تھا۔ دوسروں کے کام بہت کرتا۔ کام چاہے بڑا ہو چاہے چھوٹا۔ بھرپور کوشش کرتا۔ فی زمانہ گورنمنٹ کے محکمہ جات کی کرپشن سے ہر خاص و عام واقف ہے۔ دس بیس ہزار تو معمولی کاموں کے لئے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اچھی ایسے کام دوستی اور دلچسپ گفتگو کرکے کروالیتا۔ کبھی فون کرکے۔ کبھی خود جاکر اور کبھی دوسرے کو دعوت پر بلا کے۔ بہت ضرورت مندوں کے کام کروائے۔ بیوی بچوں کے آرام و آسائش کا ہمیشہ خیال رکھتا۔ بیوی سے دوری بالکل پسند نہ تھی۔ اولاد کے ساتھ تو عشق کی حد تک محبت تھی۔ کسی بچے کی جدائی بھی برداشت نہ تھی۔ بڑا بیٹا عزیزم داؤد تعلیم حاصل کرنے انگلینڈ گیا۔ اس کی غیر حاضری میں بہت بے چین رہتا امیرانہ کشائش نہ ہونے کے باوجود تعطیلات میں اسے ضرور بلا لیتا۔ بچوں کے لئے آرام و آسائش مہیا کرنے کی ہر وقت کوشش کرتا۔ اس محبت اور لاڈ کے باوجود ان کی ایک ایک بات پر نگاہ رہتی۔ کیسی بھی مصروفیت ہو بچوں سے غافل نہیں ہوا۔ ان کو بہتر مستقبل دینے اور زمانے کی آلودگیوں سے بچانے کی بھرپور کوشش کی اور خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔

میرے ساتھ محبت کا عجیب تعلق تھا۔ بیوی بچوں میں مصروف ہو جانے کے باوجود میں نے اچھی کی محبت اور توجہ میں کبھی کمی محسوس نہیں کی۔ کسی بات سے آزردہ ہوتا یا کسی کی طرف سے زیادتی ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرکے دل ہلکا کرلیا کرتا۔ ہر ایک کا شکوہ میرے ساتھ کرتا۔ میرے ساتھ لڑائی بھی کھل کر کرلیتا۔ یگانگت و اپنائیت والی لڑائی میں بد تمیزی کبھی نہیں کی۔ میرا بے حد خیال رکھتا۔ اور میری خوشی کا تو ہر رستہ اچھی کی ذات سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتا تھا۔ اس کا وجود میری تقویت تھا۔ خدا کے بعد مجھے صرف اس کا سہارا تھا۔ وہ میرا بھائی ہی نہیں بیٹا بھی تھا۔ اب یوں محسوس ہونے لگتا ہے جیسے میرے پاؤں کے نیچے زمین نہیں۔ انسانوں سے بھری اس دنیا میں تنہا کھڑی ہوں۔

عیسیٰ کوئی سیاسی لیڈر یا اپنی جماعت کا بڑا عہدیدار نہ تھا بس عام سا انسان دکھائی دیتا تھا۔ حادثے کے فوراً بعد محسوس ہوا یہ عام سا انسان بے شمار لوگوں کے دل میں سمایا ہوا تھا۔ فوراً ہی گھر پہ اتنا ہجوم ہو گیا کہ کھڑا ہونے کو جگہ نہ رہی اس کی اندوہناک اور اچانک موت کی اطلاع فوراً پھیل گئی۔ لوگ آنے شروع ہو گئے۔ بہت لوگ آئے۔ گھر کے اندر اور باہر سڑک پر ذرا بھی جگہ نہ تھی۔ ہم تو ان میں سے بیشتر کو جانتے بھی نہ تھے۔ وہ سب بھی ایک دوسرے کو نہیں جانتے تھے۔ ہر کوئی عیسیٰ کو جانتا اور محبت کرنے والا تھا۔ اس کا کسی نہ کسی رنگ میں شکر گزار تھا۔ ہر آنکھ اشکبار اور ہر چہرہ ملول و افسردہ تھا۔ بہت سے لوگ اس کو دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر روئے۔ آنسو بہاتے بے شمار لوگوں میں گھرے عیسیٰ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو موت بھی چھین نہ سکی تھی۔ مجھے اپنے دل کے اندر تک سکینت اترتی ہوئی محسوس ہوئی کہ جب پیدا ہوا تو وہ رو رہا تھا اور ہم خوش تھے۔ رخصت کے وقت اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ اردگرد روتے ہوئے لوگوں کا ہجوم تھا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

قبل اپنی قوم کی بدکرداری کا ذکر کیا اور بتایا کہ خدا نے اپنے رسول کے ذریعہ ہمیں ان سے نجات دی اس موقع پر انہوں نے کہا۔

بعث اللۃ الینا رسولا نعرف نسبه وصدقة وامانته وعفافه فدعانا الی الله تعالیٰ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 290)

کہ اس حالت میں اللہ نے ہماری طرف اپنا ایک رسول بھیجا جس کی نجابت اور صدق اور امانت کو ہم سب جانتے ہیں۔ اس نے ہمیں توحید کی طرف بلایا اور ہم نے اسے قبول کرلیا۔ حضرت علی جب حضور ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے تو یہ بھی فرماتے اصدق الناس لھجة"

(ترمذی ابواب المناقب باب صفۃ النبی)

"سب انسانوں سے بڑھ کر سچے اور کھرے تھے۔"

انگلستان کے مورخ اور ماہر عمرانیات ایچ جی ویلز (1866-1946ء) نے رسول کریم ﷺ کے قریبی رشتہ داروں اور ساتھیوں کے آپ پر ایمان لانے کو آپ کی پاکیزہ زندگی کی شہادت کے طور پر پیش کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

"یہ محمد کے صدق کی دلیل قاطع ہے کہ ان سے قربت رکھنے والے لوگ ان پر ایمان لائے حالانکہ وہ ان کے اسرار و رموز سے پوری طرح واقف تھے۔ اور اگر انہیں ان کی صداقت میں ذرہ برابر بھی شبہ ہوتا تو ان پر وہ ہرگز ایمان نہ لاتے۔"

(آؤٹ لائن آف ہسٹری بحوالہ نقوش رسول نمبر 4 ص490)

مغرب کے مشہور محقق جان ڈیون پورٹ لکھتے ہیں۔

"یہ بات آپ کی صاف باطنی پر خوب دال ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ ایمان لائے وہ آپ کے دوست اور اہل خانہ تھے۔ جو آپ کی عادات کے خوب واقف تھے۔ اگر معاذاللہ آپ فریبی ہوتے تو یہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتے۔ اور ان پر بھی آپ کا فریب ضرور ظاہر ہوتا۔"

(تائید محمد والقرآن بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ دوئم ص46)

زیارت ربوہ واقفین نو اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد

○ مورخہ 15۔ جولائی 99ء بروز جمعرات واقفین نو اونچا مانگٹ کا وفد مکرم اعجاز احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ اور مکرم خالد احمد صاحب ناظم اطفال کے ہمراہ ربوہ پہنچا۔ وفد نے اپنے قیام کے دوران بہشتی مقبرہ میں خلفائے احمدیت اور بزرگان سلسلہ کی قبروں پر دعا کی۔ اس کے بعد بیت مبارک، بیت اقصیٰ، بیت یادگار فضل عمر ہسپتال، جامعہ احمدیہ، سوئمنگ پول، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، ایوان محمود، صد سالہ جشن تشکر نمائش اور خلافت لائبریری کا وزٹ کیا۔

اس وفد میں 20 واقفین نو اور 21 دیگر بچوں نے شرکت کی مورخہ 17۔ جولائی کو وفد ربوہ کی نیک یادیں لئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مجلس موصیان

○ مجلس موصیان اس بات کا اہتمام کرے گی کہ ہر موصی دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تحریک جدید کے بارے میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

کے چند ارشادات

○ (ماخوذ خطبہ جمعہ فرمودہ 6- نومبر 98ء)

فرمایا:- 1- "رضائے باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے والوں کی توفیق بڑھائی جاتی ہے۔"

2- "ہر ایک حاضر اور غائب کو نصیحت ہے کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرے۔"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

3- "جو مالی قربانی کریں گے ان کے نفوس اس کے نتیجے میں پاک ہوں گے اور دن بدن پاک سے پاک تر ہوتے جائیں گے ان کے نفوس مزید پاک قربانیاں پیش کریں گے۔"

4- "درخت کے ساتھ بعض خشک ٹہنیاں بھی ہوتی ہیں لیکن جب تک وہ درخت سے وابستہ رہتی ہیں ان کے ہرا ہونے کی امید رہتی ہے ورنہ وہ جلانے کے کام آتی ہیں۔"

5- "اللہ تعالیٰ بہت سے دکھ چندوں کی بدولت دور کر دیتا ہے اور جو بھی خرچ کرتا ہے اللہ اسے بڑھا چڑھا کر واپس کرتا ہے۔"

تحریک جدید کا سال دو ماہ تک ختم ہو رہا ہے۔ عہدیداران سے درخواست ہے کہ مرکز کی توقع کے مطابق وعدوں اور وصولی کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عہدیداران سے تعاون کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمائندہ روزنامہ الفضل کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" برائے اشتہارات ربوہ اپنے دورہ کے دوران گجرات، جہلم، منڈی بہاؤالدین، چکوال، بھمبر (آزاد کشمیر) تشریف لا رہے ہیں عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت احمدیہ سے بھرپور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کے لئے ضلع ساہیوال کے دورہ پر آ رہے ہیں تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم خواجہ وحید احمد ابن مکرم خواجہ حمید احمد صاحب آف فیصل آباد حال جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ شمائلہ ارم بنت مکرم ملک محمد فیروز مبارک صاحب مقیم جرمنی بعوض حق مہر پانچ ہزار جرمن مارک بتاریخ 12- اگست 1999ء کو مکرم چوہدری منیر احمد صاحب بسمل واقف زندگی نے مبارک منزل دارالعلوم غربی الف ربوہ میں پڑھا اور دعا کروائی۔

مکرم وحید احمد صاحب مکرم خواجہ عطاء اللہ صاحب آف کوٹ مومن ضلع سرگودھا کے پوتے اور خواجہ عبدالرحمٰن صاحب وفات یافتہ کے نواسے ہیں اور عزیزہ شمائلہ ارم مکرم ملک فتح محمد صاحب وفات یافتہ کی پوتی اور مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کی نواسی ہیں۔

احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم خالد محمود صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم چوہدری محمد امین صاحب ساکن بکھو بھٹی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ مکرمہ اسما محمود صاحبہ بنت مکرم رانا خورشید احمد صاحب ساکن محلہ درویش پورہ کامونکی مکرم سعید احمد صاحب مربی سلسلہ نے 10000 جرمن مارک حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے دانش احمد خان جو کہ ڈاکٹر محمد یعقوب خان بٹالوی صاحب کا پوتا اور محترم عثمان علی مخدوم صاحب مرحوم سابق جائنٹ سیکرٹری وزارت دفاع کا نواسہ ہے۔ اس نے ایچیسن کالج لاہور میں نویں جماعت میں تمام سیکشنز میں تیسری پوزیشن جبکہ ایک خصوصی اعزاز برائے سال 1999ء Brain of Aitchison میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ یہ مقابلہ معلومات عامہ میں کل کالج کے طلباء میں سے ہوتا ہے۔ برخوردار کی اگلی جماعتوں میں بھی اعلیٰ کامیابی، علمی ترقی اور خدمت دین میں توفیق کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے تحت BPS-17 میں بھرتی کے لئے مقابلہ کا امتحان جنوری 2000ء میں لیا جائے گا۔ یہ امتحان ایک ساتھ کراچی، لاہور، اسلام آباد، پشاور اور کوئٹہ میں ہو گا۔ تفاصیل چند دن تک قومی اخبارات میں شائع ہوں گی۔ (نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

نواز کلنٹن ملاقات 20- ستمبر کو

دفتر خارجہ نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ وزیراعظم نواز شریف اور امریکہ کے صدر بل کلنٹن کی ملاقات 20- ستمبر کو ہو گی۔ نواز شریف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے لئے 18- ستمبر کو نیویارک جائیں گے اور کوفی عنان سے بھی ملاقات کریں گے۔

مقبوضہ کشمیر میں پر تشدد انتخابی مہم

مقبوضہ کشمیر میں پر تشدد انتخابی مہم میں 13 مجاہدین سمیت 24- افراد ہلاک ہو گئے۔ حکومتی ارکان مجاہدین کے خوف سے انتخابی مہم چلانے سے گریزاں ہیں۔ فاروق عبداللہ نے بھارتی حکومت سے مزید فوج بھیجنے کی اپیل کی ہے۔

مشرقی تیمور میں ریفرنڈم پر امن رہا

انڈونیشیا کے جزیرے مشرقی تیمور میں ریفرنڈم پر امن طور پر منعقد ہوا۔ 79 فیصد باشندوں نے حق رائے دہی استعمال کیا۔ تشدد کے اکا دکا واقعات ہوئے جن میں اقوام متحدہ کے 2 مبصرین زخمی ہو گئے۔ انڈونیشیا کے صدر حبیبی نے مشرق تیمور کے عوام سے انڈونیشیا کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ ریفرنڈم کا مقصد عوام کی رائے معلوم کرنا ہے کہ وہ انڈونیشیا کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ریفرنڈم اقوام متحدہ کے زیر انتظام منعقد ہوا۔

17- لکڑہاروں کو علیحدگی پسند سمجھ کر مار ڈالا

انڈونیشی فوجیوں نے 17 لکڑہاروں کو علیحدگی پسند سمجھ کر مار ڈالا۔ جنگل سے فوج کی گشتی پارٹی گذر رہی تھی جہاں لکڑہارے آرام کر رہے تھے فوج نے ان کو دیکھتے ہی فائر کھول دیا۔ دو ہفتوں کے دوران اپنی نوعیت کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔

راجیو کی بیوہ ہونے پر وزیراعظم نہیں بننے دوں گا

بھارت کے عام انتخابات میں کانگرس کی صدر سونیا گاندھی کی مخالف بی جے پی کی شما سوراج نے کہا ہے کہ سونیا صرف راجیو کی بیوہ ہونے کی وجہ سے وزیراعظم بننا چاہتی ہے میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ وہ اطالوی ہیں۔ کوئی غیر ملکی بھارت کا وزیراعظم نہیں ہو سکتا۔

سمجھوتے پر اتفاق کا امکان

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان قیدیوں کی رہائی اور مغربی کنارے سے فوجوں کے انخلاء کے بارے میں ناکامیوں کے باوجود سمجھوتے کا امکان ہے۔ امید ہے کہ چند روز میں اتفاق ہو جائے گا۔ جس کے بعد امریکی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ بھی سمجھوتہ طے پانے کی تقریب میں شریک ہوں گی۔ اس سمجھوتے کے نتیجے میں اسرائیلی جیلوں میں قید سینکڑوں فلسطینی قیدی رہائی پا سکیں گے۔

کرغیزستان میں نامعلوم طیاروں کی بمباری

کرغیزستان کے اسلامی مجاہدین پر نامعلوم طیاروں نے بمباری کی جس سے 5 شہری زخمی ہو گئے۔ حملہ اس گاؤں کے قریب ہوا جہاں ایک روز قبل جاپانی ماہرین کو رہا کیا گیا تھا۔ خیال ہے کہ یہ بمباری جاپانی ماہر ارضیات کو یرغمال بنانے والے اسلامی مجاہدین کے گروپ پر کی گئی ہے۔

داغستان پر بمباری

روسی فضائیہ نے داغستان پر بمباری شروع کر دی۔ مجاہدین کے حامی دیہاتیوں پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ روسی فوج نے مجاہدین کے چالیس ساتھی گرفتار کر لئے۔

امریکہ پر قہر الٰہی؟

امریکہ میں 7 دن میں تین ہزار بار بجلی گری بے شمار جنگل جل گئے۔ کیلی فورنیا، نوادا، اوریگون، واشنگٹن، اداہو، مونٹانا اور ٹیکساس کے جنگلوں میں آگ بھڑک رہی ہے مزید تباہی آنے کا امکان ہے۔ شمالی نوادا، الاسکا، بوٹے کاؤنٹی، ایلکو، ونی مکا، کارسن سٹی زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ گورنروں نے علاقے کو آفت زدہ قرار دینے کا مطالبہ کر دیا۔ فلوریڈا میں طوفان تباہی لا رہے ہیں۔ ساحلی علاقوں میں عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ امدادی ادارے بے بس ہو چکے ہیں۔

بھارت کی ایٹمی سرگرمیاں

بھارت ایٹمی میزائل نصب کرنے کیلئے فرانس سے میراج طیارے خرید رہا ہے۔ ایک سکواڈرن میراج 2000 ڈی کی خریداری کے لئے بات چیت جاری ہے۔ ہیلی کاپٹر کے 130 انجن حاصل کر لئے گئے۔

کیپٹن سمیت 26 بھارتی فوجی ہلاک

مقبوضہ کشمیر کے علاقوں راجوری اور پونچھ میں مجاہدین کے حملوں میں 26 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کپواڑہ میں میجر اور دو کمانڈوز ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے کہا ہے کہ یہ نام نہاد انتخابات کے خلاف ابتدائی کارروائی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 31 اگست۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
یکم۔ ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-35
2۔ ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-16
2۔ ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-42

پاکستان نے طیارے کا معاوضہ طلب کرلیا

پاکستان نے اپنی بحریہ کا غیر مسلح طیارہ مار گرائے جانے پر بھارت سے 6 کروڑ 2 لاکھ ڈالر ہرجانہ طلب کرلیا ہے۔ گزشتہ روز دفتر خارجہ میں بھارت کے ناظم الامور کو طلب کیا گیا اور بھارت سے ہرجانہ طلب کیا گیا۔ دفتر خارجہ کی ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ بھارت کے اس جارحانہ اقدام پر حکومت پاکستان مختلف سطحوں پر مناسب اقدام کے لئے مختلف آپشنز کا جائزہ لیتی رہی ہے۔ وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو اس بارہ میں خط بھی لکھا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ حقائق جاننے کے لئے مشن بھجوائیں۔ بھارت کے ناظم الامور کو اس بارے میں ایک نوٹ دیا گیا۔ پاک بحریہ کے غیر مسلح اٹلانٹک طیارے کو دو بھارتی مگ طیاروں نے 10۔ اگست کو رن آف کچھ کے سرحدی علاقے میں پاکستانی حدود کے اندر گھس کر میزائل مار کر تباہ کر دیا تھا جس سے 16 فوجی ہلاک ہو گئے تھے۔

ریلی پرامن رکھنا عوامی اتحاد کی ذمہ داری

حکومت پنجاب نے کہا ہے کہ ہم نے 4 ستمبر کی عوامی اتحاد کی ریلی کے لئے فری ہینڈ دے دیا ہے اب اسے پرامن رکھنا عوامی اتحاد کی ذمہ داری ہے۔ قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کی گئی تو آہنی ہاتھ حرکت میں آجائے گا صوبائی وزیر راجہ بشارت نے کہا ہے کہ ریلیاں نکالنے والوں نے ملک کا بیڑا غرق کیا۔

تاجروں کو تلقین

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے تاجروں کو تلقین کی ہے وہ ہڑتالوں کے چکر میں نہ پڑیں۔ بے نظیر کے اقتدار کا سورج ہمیشہ کے لئے ڈوب چکا ہے۔ پاکستان احتجاجی ریلیوں اور ہڑتالوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ پولیس اپنی اصلاح کرے۔ تھانیدار کو زمین پر نہ بٹھایا تو شہباز شریف نام نہیں۔ عوام ٹیکس دیں تو آئی ایم ایف کا شکنجہ جلد توڑ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دولت امیروں سے چھین کر غریبوں کے قدموں میں نچھاور کرنا ہو گی۔ عوام کا خون نچوڑنے والے کس منہ سے ریلیاں نکال رہے ہیں وزیر اعلیٰ نے رحیم یار خاں میں ایک بوائز اور ایک گرلز کالج کی منظوری دے دی اور محمود سٹیڈیم کو پارک بنانے کا حکم دیا گیا۔

6 کمپنیاں نرخ کم کرنے پر تیار

واپڈا کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ یکم ستمبر سے ملک بھر میں بجلی کی قیمت یکساں ہو جائے گی۔ چھ کمپنیاں بجلی کے نرخ کم کرنے پر تیار ہیں۔ نجی پاور کمپنیوں کے مسئلے پر ملک کی ساکھ متاثر ہوئی۔ جبکہ چھوٹے اداروں کے مقابلے میں بجلی سستی کر دے۔ کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فوج نے 22۔ ارب روپے کے واجبات وصول کئے۔

واپڈا نے 37 سٹیشنوں کی بجلی کاٹ دی

واپڈا نے بجلی کے بلوں کی عدم ادائیگی پر لاہور سمیت 37 ریلوے اسٹیشنوں کی بجلی کاٹ دی۔ بجلی کٹنے پر اسٹیشن اندھیرے میں ڈوب گئے۔ شدید گرمی اور حبس کے باعث مسافر بلبلا اٹھے واقعہ کی اطلاع ملنے پر ریلوے حکام میں کھلبلی مچ گئی واپڈا حکام سے مذاکرات کے بعد بجلی بحال کرائی گئی۔ ریلوے حکام نے یقین دلایا ہے کہ آئندہ بجلی نہیں کٹے گی۔

حکومت کے ختم ہونے کی تاریخ

سابق سینیٹر طارق چوہدری نے کہا ہے کہ حکومت یکم نومبر تک ختم ہو جائے گی۔ لیڈر استعفیٰ دے کر اپنی جانیں بچالیں۔

ریلوے تھانوں کے تمام افسر تبدیل

آئی جی پاکستان ریلوے خالد مسعود کے احکامات پر ریلوے کے تمام تھانوں کے افسران کو تبدیل کر دیا گیا۔ جبکہ ریلوے کے ایس ایس پی کو ہی تبدیل کیا جاچکا ہے۔

گاڑی کا ٹائی راڈ کھلنے والا ہے

بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکمرانوں کی گاڑی کا ٹائی راڈ کھلنے والا ہے۔ ریلی میں کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کریں گے۔ بہتر ہو تا کہ حکمران عوامی امنگوں پر خود ہی مستعفی ہو جاتے۔ حکمران مکمل ڈکٹیٹر بن چکے ہیں اور ڈکٹیٹروں کو اقتدار سے اللہ ہی رخصت کیا کرتا ہے۔

سابق صدر کا پنجاب پر اعتراض

سابق صدر لغاری نے کہا ہے کہ پنجاب کو خود مختار ملک کی حیثیت دے دی گئی ہے۔ گورنر سندھ کو آئی جی کی وجہ سے جانا پڑا۔ رانا مقبول اعلانیہ کہتے ہیں کہ کراچی سے 200 کروڑ اکٹھا کرنا ہے۔

ہر شے پر پنجاب کی بالادستی

بلوچستان نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما اور سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان اختر مینگل نے کہا ہے کہ ہمارے ملک میں ہر شے پر صرف اور صرف پنجابی حکمرانوں اور پنجاب کی بالادستی ہے۔

میاں اظہر کا معاملہ سلجھایا جائے

چوہدری برادران، وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین اور سپیکر پنجاب اسمبلی چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ میاں اظہر کا معاملہ سلجھایا جائے۔ ان کے خلاف کارروائی سے مسلم لیگ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے یہ بات شہباز شریف سے ملاقات میں کہی۔ چوہدری شجاعت حسین نے مسلم لیگ پنجاب کے جنرل سیکرٹری رانا نذیر کو ممتاز رفیع کے خلاف کارروائی سے روک دیا۔ رانا نذیر نے کہا ہے کہ ممتاز رفیع کے خلاف کارروائی کی ہدایت نہیں ملی۔

عوامی ردعمل روکا نہیں جاسکتا

ناراض مسلم لیگی رہنما میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ عوامی ردعمل آرڈی ننس سے نہیں روکا جا سکتا 1977ء کی تحریک اس بات کی گواہ ہے۔ دو نمبر لوگ وزیر اعظم کو حقائق سے بے خبر رکھتے ہیں۔ جو شخص پارٹی کے اندر انصاف نہیں کر سکتا وہ کروڑوں عوام کو کیا انصاف دے گا۔

آزاد پریس کونسل کے قیام پر اتفاق

حکومت اور کونسل آف پاکستانی نیوز پیپرز ایڈیٹرز میں آزاد پریس کونسل کے قیام پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ سی پی این ای دو ہفتوں میں سفارشات پیش کر دے گی۔ یکم اکتوبر کو پھر مذاکرات ہوں گے۔

انٹرمیڈیٹ کے نتائج

فیصل آباد، گوجرانوالہ، سرگودھا، ملتان، بہاولپور، لاہور اور دیگر بورڈوں نے انٹرمیڈیٹ کے نتائج کا اعلان ایک ہی روز کر دیا۔ فیصل آباد کا نتیجہ 37 فیصد، گوجرانوالہ کا 42.47 فیصد، سرگودھا کا 40.39 فیصد، ملتان کا 43 فیصد، ڈیرہ غازی خان 37 فیصد، اور لاہور بورڈ کا نتیجہ 41 فیصد رہا۔

5 ملزم پولیس والے کمرہ عدالت سے فرار

مرتضیٰ قتل کیس میں ضمانت نامے منسوخ ہونے پر پانچ ملزمان پولیس والے کمرہ عدالت سے فرار ہو گئے۔ فرار ہونے والوں میں اے ایس پی شاہد حیات بھی شامل ہیں۔ کمرہ عدالت میں حکومتی وکیل اور کوئی پولیس افسر موجود نہیں تھا۔ ضمانت کی منسوخی کا حکم سندھ ہائی کورٹ کے سنگل بنچ نے دیا۔

ریلی میں ضرور شرکت کروں گا

ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ میں بھٹو کا شاگرد ہوں ریلی میں ضرور شرکت کروں گا۔ سٹیج پر چڑھوں گا نہ تقریر کروں گا۔ کوئی مجھے ریلی میں شرکت سے نہیں روک سکتا۔ عوامی اتحاد کی ریلی کی تیاریاں عروج پر ہیں استقبالیہ کیمپ لگ چکے ہیں۔ اتحاد کے رہنماؤں نے تاجر تنظیموں سے ملاقات کی۔

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے اخبار الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ اگست 99ء مبلغ 61.50 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

ٹیوشن

کالج : انگلش
سکول : تمام مضامین

پروفیسر محمد اسلم سجاد
علوم شرقی ربوہ ☎ 212694

مکان برائے فوری فروخت

مالک کی ذاتی نگرانی میں تیار کردہ بالکل نیا مکان 14/31 دارالعلوم شرقی - دو عدد کمرے ایک کشادہ کچن ایک عدد باتھ مکمل ایک کمرہ زیر تکمیل۔

رابطہ عبدالصمد خان طاہر
1/5 دارالصدر غربی ربوہ فون نمبر 211541

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ

مطب حمید

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

*ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔ کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212855-212755

*ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سیدپور روڈ راولپنڈی ☎ 415845

*ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338

*ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743

*ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش منداس جگہ تشریف لائیں

مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎ 291024